معافی نامہ

حضرت اقدس مولانا مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم

01

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی، اَمَّا بَعۡدُ:

احقر اس وقت اپنی عمر کا ستتر واں (۷۷) سال گذار رہا ہے؛ یوں تو انسان کی پوری زندگی ہی اس کام کے لیے ہے کہ اسے سفرِ آخرت کی تیاری میں صَرف کیا جائے، کیوں کہ اس سفر کے لیے جوانی یا بڑھاپے کی کوئی قید نہیں۔ کتنے بوڑھے ہیں جنھوں نے اپنے پوتوں، پڑپوتوں کو مٹی دی ہے! اور کتنے جوان ہیں، جو اپنی اولاد بھی نہیں دیکھ پائے! لہٰذا واقعہ یہ ہے کہ زندگی کا کوئی لمحہ ایسا نہیں، جس میں آخرت کی فکر سے غفلت برتی جا سکے، لیکن خاص طور سے بڑھاپے کی اس عمر کا سب سے بڑا مطالبہ انسان سے یہ ہے کہ اگر اس نے ماضی میں غفلت برتی ہے، تو کم از کم وہ مکمل طور سے سفرِ آخرت کی تیاری کی طرف متوجہ ہو جائے۔

سفرِ آخرت کی تیاری کے یوں تو بہت سے شعبے ہیں، لیکن ان میں سب سے زیادہ سنگین معاملہ حقوق العباد کا ہے، کیوں کہ وہ صاحبِ حق کی معافی کے بغیر معاف نہیں ہوتے۔ حدیث شریف میں ہے کہ آں حضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے ذمّے کسی کا کچھ حق ہو- اس کی آبرو کے متعلق یا اور کسی قسم کا- وہ اس سے آج معاف کروالے، ایسے وقت سے پہلے کہ نہ اس کے پاس دینار ہوگا نہ درہم۔

عَنۡ أَبِي هُرَيۡرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنۡ كَانَتۡ لَهُ مَظۡلَمَةٌ لِأَخِيۡهِ مِنۡ عِرۡضِهِ أَوۡ شَيۡءٍ فَلۡيَتَحَلَّلۡهُ مِنۡهُ الۡيَوۡمَ قَبۡلَ أَنۡ لَا يَكُوۡنَ دِيۡنَارٌ وَلَا دِرۡهَمٌ، الحديث۔ (بخاری: 2449)

اسی کے پیشِ نظر حسبِ ذیل مضمون تحریر کر کے اپنے اعزّہ، احباب اور متعلقین کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں، تاکہ کچھ تلافیِ ما فات ہو جائے۔

حقوق العباد دو قسم کے ہوتے ہیں؛ ① ایک مالی ② دوسرے غیر مالی۔

جہاں تک مالی حقوق کا تعلق ہے؛ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مَیں نے کوشش ہمیشہ یہ کی ہے کہ اس قسم کے حقوق سے سبک دوش رہوں، تاہم ممکن ہے کہ کچھ حقوق میرے ذہن میں نہ رہے ہوں، لہٰذا اگر کسی صاحب کا کوئی مالی حق میرے ذمّے رہ گیا ہو، جسے مَیں بھول گیا ہوں، تو بہ راہِ کرم وہ مجھے یاد دلا دیں، اگر مجھے یاد آ گیا تو ان شاء اللہ اس کی ادائیگی کر دوں گا۔

رہے غیر مالی حقوق؛ مثلاً کسی کو ناحق کچھ کہہ دیا ہو، کسی کی دل شکنی کی ہو- خواہ روبہ رو یا پسِ پشت، اور خواہ ابتداءً ایسا کیا ہو یا انتقام میں جائز حدود سے تجاوز ہو گیا ہو- یا کسی کو ناحق بدنی ایذا پہنچائی ہو (اور اس قسم کے حقوق کا احتمال زیادہ ہے)، ان سب اہلِ حقوق کی خدمت میں دست بستہ، نہایت لجاجت سے درخواست ہے کہ ان حقوق کا خواہ مجھ سے معاوضہ لے لیں اور خواہ حسبۃً للہ معاف فرما دیں، مَیں دونوں حالتوں میں ان کا شکر گذار رہوں گا کہ مجھ کو آخرت کے محاسبے سے بَری فرمایا اور معافی کی صورت میں دعا بھی کرتا رہوں گا کہ میرے ساتھ مزید احسان فرمایا۔

چوں کہ ایک زمانے تک احقر نے فتاویٰ نویسی کی ہے، اس میں احقر کا معمول ہمیشہ یہ رہا کہ مَیں نے علمی اختلاف کو اصول اور مسلک کی حد تک محدود رکھنے کی کوشش کی اور اشخاص اور ذوات کو اس کا ہدف بنانے سے حتی الوسع پرہیز کیا، تاہم ان مسائل میں حدود کی رعایت آسان نہیں ہوتی، اس لیے ممکن ہے کہ کوشش کے باوجود کہیں حدود سے تجاوز ہو گیا ہو، اور میرا قلم یا زبان کسی کی ناحق دل شکنی کا سبب بنی ہو، اس لیے جن حضرات سے میرا علمی، نظریاتی یا ذوقی اختلاف رہا ہے، ان سے بھی میری یہی درخواست ہے۔

حدیث میں کسی مسلمان بھائی کی معذرت قبول کر لینے اور اسے معاف کرنے کے بڑے فضائل آئے ہیں، بلکہ ایک حدیث میں حضرت نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد بھی مروی ہے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے معذرت کرے اور وہ اس کو قبول نہ کرے، اس پر ایسا گناہ ہوگا، جیسا ظلماً محصول وصول کرنے والے پر ہوتا ہے۔

عَنْ جُودَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنِ اعْتَذَرَ إِلَى أَخِيهِ بِمَعْذِرَةٍ فَلَمْ يَقْبَلْهَا، كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيئَةِ صَاحِبِ مَكْسٍ۔ (ابن ماجہ: 3718)

لہٰذا مَیں اپنے تمام اعزّہ، احباب اور متعلقین سے مؤدبانہ درخواست کرتا ہوں کہ تفصیلِ بالا کے مطابق اپنے حقوق کا مجھ سے معاوضہ لے لیں، یا معاف فرما کر مجھ پر احسان کریں، اور احقر کو حتی الامکان اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

جزاھم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء

معافی کا خواستگار

احقر احمد عفی عنہ خانپوری

۱۲/ ربیع الاوّل، ۱۴۴۲ھ

۳۰/ اکتوبر، ۲۰۲۰ء